تذکرہ حضرت سید صاحب بانسوی از جناب مفتی رضا انصاری فرنگی محلی - ناشر: ادارۂ تحقیقاتِ افکار و تحریکاتِ ملی، ۹/۱ علی گڑھ کالونی، کراچی نمبر ۷۵۸۰۰ - صفحات: ۲۲۴ - کھلی کھلی طباعت، مجلد مع رنگین سرورق، قیمت: ۸۵/- روپے -

ایک بزرگ شخصیت کے حالات بڑے سبق آموز ہیں - میں نے اکثر صفحے دیکھ ڈالے - تصوّف کی دنیا میں کراماتی کہانیاں بہت چلتی ہیں اور ان کو بنیادی اہمیت حاصل ہوتی ہے - مگر انبیاء کے معجزے بالعموم عظیم تر ہوتے ہیں، وقتی تقاضے پورے کرنے کے بعد ان کا ریکارڈ تو رہتا ہے، مگر فی نفسہٖ ان کو روحِ استدلال بنا کر دعوتِ انبیاء کو نہیں پھیلایا جاتا - یہاں بھی کرامات نگاری خاصی ہے - ایک معجزاتی کراماتی قصہ "محبوبِ بے کمر کا پٹکا" کے عنوان سے ایک لمبی گفتگو ہے - ہم اس کے خلاف کوئی کلمہ نہیں کہتے - مگر دعوتِ اسلام کے لیے یہ چیزیں مستقل دلائل کی حیثیت نہیں رکھتیں - ملا محمد رضا کی غلامئ مرشد کی داستان بڑی دلچسپ ہے - "گھوڑے کا سامان سر پہ رکھ کر سرِ بازار دوڑتے جاتے تھے" پھر وہ املی کے درخت کے نیچے کنہیا اور گوپیوں کا مشاہدہ - تصوّف کا یہ کمال تو تسلیم کہ آدمی ورطۂ حیرت میں پڑ جاتا ہے - بیش لفظ میں ہے کہ کتاب و سنّت کے تزکیۂ نفس کے بہترین نمونے صوفیہ کرام ہی کی سیرتوں میں نظر آتے ہیں - ساتھ ہی یہ ارشاد کہ تصوّف کی دنیا ایک الگ اور وسیع دنیا ہے، الگ علم ہے - روحِ اخلاص، سلامئ قلب اور بے ریائی و عاجزی کے درس خود اسلام ہی کے اندر ہیں - اور بہ یک وقت تلوار بھی چلائی جاتی ہے، ترازو بھی ہاتھ میں لی جاتی ہے اور خدا سے بھی تعلق جوڑا جاتا ہے - یہ ہے بڑی کرامت - اسلام سے الگ کوئی مستقل علم ہو تو محبانِ اسلام اُسے کیا کریں - دیکھیے! ایک کردار ہے "مجذوب" کا، جس کی شان یہ بیان ہوئی کہ "جو حقیقت سے باخبر، اور تمام سے بے خبر" کیا ایسا کوئی کردار قرآن و سنّت میں مذکور ہے اور اس کے بنانے کا اہتمام کیا جائے - ساری اُمت کے لوگ "مجذوب" ہو جاتے - پیش لفظ میں مادی طاقت سے بے نیاز رہنے کا ذکر ہے - اگر رُوسی حملے کے وقت مجاہدینِ افغانستان مادی ذرائع سے روٹھ کر بیٹھ رہتے اور کلاشنکوف اور سٹنگر میزائیل کو استعمال نہ کرتے تو پھر وہاں صرف مجذوبیت ہی رہ جاتی - خود یہ کتاب، اس کی اشاعت، اس کی قیمت سب کچھ مادی ہے -

غرضیکہ سید شاہ عبدالرزاق بانسوی کی بزرگی کا احترام کرنے کے باوجود میں تصوّف کے گورکھ دھندے کو نہیں سمجھ سکا -